الساعۃ

قیامت

بعثت بعد الموت کا موضوع آج کل آستانہ بلاگ کا بہت ہی پسندیدہ اور زیر بحث موضوع ہے۔ گو کہ یہ موضوع خاصہ طویل ہے لیکن اس کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے خیال ہوا کہ اس موضوع سے متعلق قرآنی حوالے آپ تک پہنچائے جائیں۔

(نوٹ: اس مضمون میں پیش گئے تراجم عمومی تراجم سے لئے گئے ہیں۔)

بعثت بعد الموت کی کیفیت قرآن میں زیادہ تر تین حوالوں سے بیان ہوئی ہے۔

۱۔۔الساعه،

۲۔۔یوم الآخره،

۳۔۔یوم القیامه

الساعة۔۔۔۔ قیامت

حصہ اول

سب سے پہلے ہم الساعة کے حوالے سے ان آیات کو زیر بحث لائیں گے جن سے حتمی طور پر اس اصطلاح کا مفہوم سمجھ میں آجائے۔اس کے بعد دیگر آیات کا مختصر مطالع بھی کرینگے۔

قیامت کا وقوع ہونا بہت قریب ہے

آیئے الساعة کے متعلق ان آیات کا جائزہ لیتے ہیں جہاں اس واقعہ کو "قریب" کہا گیا ہے۔

سورة محمد آیت نمبر 18

فهل ينظرون إلا الساعة أن تأتيهم بغتة فقد جاء أشراطها فأنى لهم إذا جاءتهم ذكراهم

یہ لوگ تو الساعة (قیامت) ہی کا انتظار کر رہے ہیں کہ ناگہاں ان پر آ واقع ہو۔ سو اس کی نشانیاں تو آ چکی ہیں۔ پھر جب وہ ان پر آ نازل ہوگی اس وقت انہیں نصیحت کہاں مفید ہوگی؟

اس آیت میں چند باتوں کا ذکر کیا گیا ہے،

ا۔۔لوگ الساعۃ کا انتظار کر رہے ہیں کہ کہیں وہ اچانک نہ آجائے۔

۲۔۔ حالانکہ اس کی نشانیاں تو آچکی ہیں

۳۔۔ پھر جب وہ ان پر آنازل ہو گی تو اس وقت انہیں نصیحت کہاں مفید ہو گی؟

سوچئے کہ کیا یہ اس قیامت کی بات ہو رہی ہے جو اربوں کھربوں (بلکہ اس سے بھی زیادہ) سال کے بعد آئیگی ؟۔۔۔۔۔۔جی نہیں یہ قیامت تو رسول اللہ کے زمانے میں ہی آگئی تھی جسکی نشانیاں رسول اللہ کے زمانے کے لوگوں نے دیکھ بھی لی تھیں۔ جس کی تصدیق سورۃ الفتح کی آیت نمبر ا سے بھی ہوتی ہے۔سورۃ کی پہلی آیت ملاحظہ فرمائیے۔

إنا فتحنا لك فتحا مبينا

ہم نے تم کو فتح دی۔ فتح بھی صریح وصاف

سورۃ النحل آیت نمبر 77

وللہ غیب السماوات والأرض وما أمر الساعة إلا كلمح البصر أو هو أقرب إن الله على كل شيء قدير

اور آسمانوں اور زمین کا علم خدا ہی کو ہے اور قیامت کا آنا یوں ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی جلد تر کچھ شک نہیں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

دیکھ لیجئے قرآن اس قیامت کے لئے کیا کہہ رہا ہے کہ یہ پلک جھپکنے سے بھی زیادہ قریب ہے۔پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ قیامت کھربوں سال بعد واقع ہو گی۔

سورۃ الاحزاب آیت نمبر 63

يسألك الناس عن الساعة قل إنما علمها عند الله وما يدريك لعل الساعة تكون قريبا

لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے اور تمہیں کیا معلوم ہے کہ شاید قیامت قریب ہی آگئی ہو۔

عجیب بات ہے کہ جس قیامت کو رسالت مآب کے زمانے میں کہا گیا کہ شائد قریب ہی ہو وہ قیامت آج ۱۴۰۰ سال تک نہیں آ پائی۔ اور کیا کھربوں سال بعد آنے والی قیامت سے ڈرانے کا آج کوئی فائدہ ہے؟

اس آیت سے معلوم ہوا کہ:

۱۔۔ الساعة کا علم اللہ کو ہے۔

۲۔۔ بہت ممکن ہے کہ الساعة قریب ہو۔ (یقیناً جس الساعہ کو اللہ قریب کہے وہ اربوں کھربوں سال کے بعد وقوع پزیر نہیں ہو گی بلکہ ان لوگوں کی زندگی میں ہی واقع ہو گی جن کو پیش آگاہ کیا جا رہا ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ ---- جن لوگوں کو ڈرایا جائے وہ تو بغیر دیکھے اس دنیا سے چلے جائیں اور آئندہ کی نسلیں اسی ڈر میں زندگی گزاریں ---------- آخر کب تک ---۔ ایک وقت آئے گا کہ لوگ اس دھمکی کی اہمیت سے لاپرواہ ہو جائیں گے)

بنیادی طور پر یہ اس تصادم کی نشاندہی ہے جو اہل ایمان اور کفار کے درمیان واقع ہوتا ہے۔

سورۃ الشوری آیت نمبر 17

الله الذي أنزل الكتاب بالحق والميزان وما يدريك لعل الساعة قريب

خدا ہی تو ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی یعنی میزان اور تم کو کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی آ پہنچی ہو

دیکھ لیجئے کہ اس آیت میں بھی الساعة کو بہت قریب کہا جا رہا ہے۔ ۱۴۰۰ سال پہلے جس قیامت کے لئے کہا گیا ہو کہ ہو سکتا ہے کہ وہ قیامت قریب ہی آ پہنچی ہے تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ ۱۴۰۰ سال میں نہیں آئی۔ اس دھمکی کا لوگوں پر کیا اثر ہو گا جو نہ صرف ان کی

زندگی میں وقوع پذیر نہ ہوا بلکہ ان کے آباء واجداد نے بھی یہی کہا کہ ہمیں بھی اس قیامت سے ہمیشہ ڈرایا جاتا رہا ہے۔

الساعة اسی دنیا میں آئے گی

الساعة قرآن کی اصطلاح ہے جو اسلامی نظام کی آمد اور ظلم و ستم کے خاتمے کی گھڑی ہوتی ہے اور ظاہر ہے یہ قیامت اسی دنیا میں آئے گی۔ آیئے سورۃ مریم کا مطالع کرتے ہیں۔

سورۃ مریم آیت نمبر 75

قل من كان في الضلالة فليمدد له الرحمن مدا حتى إذا رأوا ما يوعدون إما العذاب وإما الساعة فسيعلمون من هو شر مكانا وأضعف جندا

کہہ دو کہ جو شخص گمراہی میں پڑا ہوا ہے تو خدا اس کو یقیناً آہستہ آہستہ مہلت دئے جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اس چیز کو دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یعنی خواہ عذاب یا قیامت تو یقیناً جان لیں گے کہ کس کا مقام برا ہے اور کس کا لشکر کمزور ہے۔

دیکھیئے اس آیت میں کسی شک کی کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ الساعة اسی دنیا میں آئیگی۔ اس لئے کہ جس چیز کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ اس کو خود اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ "إذا رأوا "۔ (جب تک وہ خود دیکھ نہ لیں) ان کو مہلت دی جاتی رہے گی۔ اگر یہ کھربوں سال بعد کی قیامت ہو تو مہلت کی بات نہیں ہو گی۔

دوسری بات کہ یہ کسی ایسی جگہ کی بات ہو رہی ہے جہاں کفار کا کوئی مقام بھی ہے اور ان کے لشکر بھی ہیں اور وہ خود فیصلہ کر سکیں گے کہ کس کے مقام برے اور لشکر ضعیف ہیں۔

سورۃ الانعام آیت نمبر 40

قل أرأيتكم إن أتاكم عذاب الله أو أتتكم الساعة أغير الله تدعون إن كنتم صادقين

پوچھو تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم پر خدا کا عذاب آجائے یا قیامت آموجود ہو تو کیا تم خدا کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟ اگر سچے ہو۔

اس آیت میں اسی دنیا کے زندہ لوگوں سے پوچھا جارہا ہے کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا کہ الساعة آجائے تو تم کس کو پکاروگے۔ دیکھ لیجئے کہ الساعة اسی دنیا کی بات ہے۔ نہ کہ اس دنیا کے باہر کی۔۔۔ اس آیت میں بھی کسی ایسی قیامت کا ذکر نہیں ہے جو اربوں کھربوں (یا اس سے بھی زیادہ) سال بعد آئے گی بلکہ یہ گھڑی تو اس وقت آموجود ہوتی ہے جب کہ انسان زندہ ہوتا ہے اور اسے پکارنے کی مہلت ہوتی ہے اور اس کے پاس وقت بھی ہوتا ہے کہ اس کو اللہ کے عذاب سے یا اس الساعة سے بچالیا جائے۔

آیئے اب ایک اور پہلو سے دیکھتے ہیں۔ یعنی یہ قیامت اچانک لوگوں کے سر پر آن کھڑی ہوگی۔

قیامت کا اچانک ظہور ہوتا ہے

مندرجہ ذیل تمام آیات میں **الساعة** کا ظہور لفظ **بغتة** (اچانک) ہوتا ہے اور اس دنیا کے لوگ اس سے بے شعور رہتے ہیں۔

سورۃ الاعراف آیت نمبر 187

يسألونك عن الساعة أيان مرساها قل إنما علمها عند ربي لا يجليها لوقتها إلا هو ثقلت في السماوات والأرض لا تأتيكم إلا بغتة يسألونك كأنك حفي عنها قل إنما علمها عند الله ولكن أكثر الناس لا يعلمون

لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھیں گے کہ اس کے واقع ہونے کا وقت کب ہے۔ کہہ دو کہ اس کا علم تو میرے پروردگار ہی کو ہے۔ وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کر دے گا۔ وہ آسمان وزمین میں ایک بھاری بات ہوگی اور ناگہاں تم پر آجائے گی۔ یہ تم سے اس طرح دریافت کرتے ہیں کہ گویا تم اس سے بخوبی واقف ہو۔ کہو کہ اس کا علم تو خدا ہی کو ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔

لوگ سوال کر رہے ہیں کہ الساعہ کب واقع ہوگی۔ جس کے جواب میں کہا گیا کہ اس کا علم میرے رب کے پاس ہے۔ مزید کہا گیا کہ **لا تأتيكم إلا بغتة** (اور ناگہاں تم پر آجائے گی) سے معلوم ہوا کہ جو لوگ سوال کر رہے ہیں ان پر ناگہاں آجائے گی۔ وہ آسمان وزمین میں ایک بھاری بات ہوگی اور ناگہاں تم پر آجائے گی۔۔۔ دیکھ لیجئے۔۔۔۔۔یہ ناگہاں آتی ہے ۔۔۔۔رسالت مآب کے زمانے میں بھی آئی ہمارے کرتوتوں کی وجہ سے ہم پر بھی آسکتی ہے اور آئندہ بھی آتی رہے گی۔

سورۃ الانعام آیت نمبر 31

قد خسر الذين كذبوا بلقاء الله حتى إذا جاءتهم الساعة بغتة قالوا يا حسرتنا على ما فرطنا فيها وهم يحملون أوزارهم على ظهورهم ألا ساء ما يزرون

جن لوگوں نے خدا کے روبرو حاضر ہونے کو جھوٹ سمجھا وہ گھاٹے میں آ گئے۔ یہاں تک کہ جب ان پر قیامت ناگہاں آموجود ہوگی تو بول اٹھیں گے کہ (ہائے) اس تقصیر پر افسوس ہے جو ہم نے قیامت کے بارے میں کی۔ اور وہ اپنے (اعمال کے) بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ دیکھو جو بوجھ یہ اٹھا رہے ہیں بہت برا ہے

سورۃ یوسف آیت نمبر 107

میں بھی اسی دنیا کی بات ہوئی ہے۔

أفأمنوا أن تأتيهم غاشية من عذاب الله أو تأتيهم الساعة بغتة وهم لا يشعرون

کیا یہ اس (بات) سے بے خوف ہیں کہ ان پر خدا کا عذاب نازل ہو کر ان کو ڈھانپ لے یا ان پر ناگہاں قیامت آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔

دیکھ لیجئے کہ اسی دنیا کے لوگوں کے متعلق بات کی جا رہی ہے کہ یہ لوگ اس بات کی پروہ نہیں کر رہے کہ ان پر اللہ کا عذاب آجائے یا الساعۃ اچانک آجائے۔اس کا صاف مطلب ہے کہ الساعۃ اسی دنیا کی بات ہے اور اچانک آتی ہے۔

سورۃ الحج آیت نمبر 55

ولا يزال الذين كفروا في مرية منه حتى تأتيهم الساعة بغتة أو يأتيهم عذاب يوم عقيم

اور کافر لوگ ہمیشہ اس سے شک میں رہیں گے یہاں تک کہ قیامت ان پر ناگہاں آجائے یا ایک نامبارک دن کا عذاب ان پر واقع ہو۔

اس آیت میں بھی وہی بات بتائی گئی جو سورۃ الانعام میں بتائی گئی کہ اس دنیا ہی میں وہ لوگ جو انکار کی روش میں پڑے ہوتے ہیں وہ احکامات الہی کے معاملے میں مشکوک ہی رہتے ہیں یہاں تک کہ ان پر الساعہ اچانک آجائے یا اللہ کے عذاب میں مبتلا ہو جائیں۔

سورۃ الزخرف آیت نمبر 66

هل ينظرون إلا الساعة أن تأتيهم بغتة وهم لا يشعرون

یہ صرف اس بات کے منتظر ہیں کہ قیامت ان پر ناگہاں آموجود ہو اور ان کو خبر تک نہ ہو

الساعۃ آتی رہتی ہے

سورۃ الحج آیت نمبر 7

وأن الساعة آتية لا ريب فيها وأن الله يبعث من في القبور

اور یہ کہ قیامت آتی رہنے والی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ اور یہ کہ خدا ان کو جو قبروں میں ہیں جلا کھڑا کرے گا۔

اس آیت میں کہا گیا کہ الساعة آتية ------ الساعة آتی رہتی ہے۔ "آتية" اسم الفاعل ہے اور اسم الفاعل تینوں زمانوں پر محیط ہوتا ہے۔ یعنی " الساعة " ماضی میں بھی آتی رہی ہے حال میں بھی آسکتی ہے اور مستقبل میں بھی آئیگی۔ جو چیز آتی رہتی ہے اس کو کس طرح کھربوں سال بعد آنے والی چیز پر محدود کیا جاسکتا ہے۔

اسی سورۃ کی آیت نمبر ۵۵ میں ارشاد ہوا کہ کفار ہمیشہ الساعة کے متعلق شک میں ہی رہیں گے یہاں تک کہ وہ اچانک آجائے یا ان پر عذاب نازل ہو جائے۔ یعنی خواہ الساعة ہو یا عذاب کی کیفیت ہو دونوں حالتیں اسی دنیا کی بات ہیں۔

اس آیت میں ایک لفظ" قبور" آیا ہے جس کا مفہوم زمین میں مٹی کی قبروں سے لیا جاتا ہے۔ قرآن مٹی کی قبروں کی بات نہیں کرتا ہے بلکہ ان لوگوں کی بات کرتا ہے جو اپنے حال میں بدمست پڑے ہوتے ہیں اور انسانیت سے ایسے لاپروہ ہوتے ہیں جیسے زمینی قبروں میں پڑے لوگ۔

علامہ رشید نعمانی نے لغات القرآن کے صفحہ نمبر ۲۷ جلد پنجم میں لکھا ہے" قبر میں ہونے کے حقیقی معنی تو مدفون ہونا اور مٹی کے اندر میت کا ہونا ہی ہیں لیکن مجازا دو معنی اور بھی مراد لئے جاتے ہیں۔

ا۔ پوشیدہ رہنا۔

۲۔ قعر جہالت وضلالت میں پڑا رہنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مزید ارشاد فرماتے ہیں

ما انت بمسمع من فی القبور کا مطلب بھی بعض اہل لغت نے یہی بیان کیا ہے کہ آپ پیام حق جاہل کافروں کو نہیں سنا سکتے جو قعر جہالت میں پڑے ہوئے ہیں۔"(مفردات)

اور زیر مطالع آیت وأن الله يبعث من في القبور اور یہ کہ اللہ ان کو جو قبروں میں ہیں لا کھڑا کرے گا میں بھی قبور کے یہی معنی ہیں۔

سورۃ الحجر آیت نمبر 85

وما خلقنا السماوات والأرض وما بينهما إلا بالحق وإن الساعة لآتية فاصفح الصفح الجميل

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان میں ہے اس کو حقوق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور قیامت تو ضرور آکر رہے گی۔۔۔تو تم ان لوگوں سے بہتر درگزر کرو۔

کسی قوم کو سمجھانا کہ تم کفار سے گھبراؤ نہیں ہم نے کائنات میں جو کچھ ہے اس کو حقوق کے ساتھ بنایا ہے اور تصادم تو ہو کر رہے گا اس لئے ان سے درگزر کا رویہ اختیار کرو۔ اس بات کی دلیل ہے کہ " الساعة " بس آیا ہی چاہتی ہے اس لئے کچھ انتظار کرو۔

سورۃ طہ آیت نمبر 15

إن الساعة آتية أكاد أخفيها لتجزى كل نفس بما تسعى

قیامت یقیناً آتی رہنے والی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو پوشیدہ رکھوں تا کہ ہر شخص جو کوشش کرے اس کا بدلا پائے

سورۃ المومن آیت نمبر 59

إن الساعة لآتية لا ريب فيها ولكن أكثر الناس لا يؤمنون

قیامت آتی رہنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں۔ لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں رکھتے۔

ویسے تو الساعة کے متعلق بات بہت واضح ہو گئی ہے کہ یہ اہل ایمان اور کفار کے درمیان تصادم کی کیفیت کا اظہار ہے۔ لیکن جو میں نہ مانوں کی روش پر چلتے ہیں ان کے لئے بقیہ آیات کا بھی جائزہ لے لیتے ہیں تا کہ ہماری پڑھنے والے کو کسی تشنگی کا احساس نہ ہو۔

سورة مریم آیت نمبر 73 سے 76

وإذا تتلى عليهم آياتنا بينات قال الذين كفروا للذين آمنوا أي الفريقين خير مقاما وأحسن نديا () وكم أهلكنا قبلهم من قرن هم أحسن أثاثا ورئيا ()قل من كان في الضلالة فليمدد له الرحمن مدا حتى إذا رأوا ما يوعدون إما العذاب وإما الساعة فسيعلمون من هو شر مكانا وأضعف جندا () ويزيد الله الذين اهتدوا هدى والباقيات الصالحات خير عند ربك ثوابا وخير مردا ()

اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو جو کافر ہیں وہ مومنوں سے کہتے ہیں کہ دونوں فریقوں میں سے کون مقام کے لحاظ سے بہتر ہیں۔اور مجلسیں کس کی اچھی ہیں (۷۳) اور ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی امتیں ہلاک کر دیں جو شان اور شوکت میں کہیں اچھے تھے (۷۴) کہہ دو کہ جو شخص گمراہی میں پڑا ہوا ہے خدا اس کو آہستہ آہستہ مہلت دئے جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے خواہ عذاب ہو یا قیامت۔ تو جان لیں گے کہ کس کا مقام برا ہے اور لشکر کس کا کمزور ہے (۷۵) اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں خدا ان کو زیادہ ہدایت دیتا ہے۔ اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں وہ تمہارے پروردگار کے صلے کے لحاظ سے خوب اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہیں (۷۶)

دیکھ لیجئے ان آیات میں بھی الساعة اسی دنیا میں آئے گی۔ اس لیئے کہ "جو شخص گمراہی میں پڑا ہوا ہے خدا اس کو آہستہ آہستہ مہلت دئے جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں

گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے خواہ عذاب ہو یا قیامت۔ اور جان لیں گے کہ کس کا مقام برا ہے اور لشکر کس کا کمزور ہے"

کیا یہ قیامت کھربوں سال بعد آئیگی؟ اور تب کفار جان لیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں ۔۔۔۔۔۔۔اس لئے کہ ۔۔۔ خدا انکو اسی دنیا میں مہلت دئے جاتا ہے یہاں تک کہ وہ یا تو عذاب کا مزہ چکھ لیتے ہیں یا قیامت آجاتی ہے۔

سورة الحج آیت نمبر ا

یا أیها الناس اتقوا ربکم إن زلزلة الساعة شيء عظیم ()

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈراو کہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثہ عظیم ہو گا

سورة الحجر آیت نمبر 85

وما خلقنا السماوات والأرض وما بينهما إلا بالحق وإن الساعة لآتية فاصفح الصفح الجميل

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان میں ہے اس کو حقوق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور قیامت تو ضرور آکر رہے گی۔۔۔ تو تم ان لوگوں سے بہتر ہے درگزر کرو۔

کسی قوم کو سمجھانا کہ تم کفار سے گھبراؤ نہیں ہم نے کائنات میں جو کچھ ہے اس کو حقوق کے ساتھ بنایا ہے اور تصادم تو ہو کر رہے گا اس لئے ان سے درگزر کا رویہ اختیار کرو۔ اس بات کی دلیل ہے کہ " الساعة" بس آیا ہی چاہتی ہے اس لئے کچھ انتظار کرو اور کافر لوگ ہمیشہ اس سے شک میں رہیں گے یہاں تک کہ قیامت ان پر ناگہاں آجائے یا ایک نامبارک دن کا عذاب ان پر واقع ہو۔

ساعت بمعنی لمحہ (گھڑی)

مندرجہ ذیل آیات میں لفظ ساعت بمعنی لمحہ (گھڑی) آیا ہے۔

سورۃ الأعراف آیت نمبر ۳۴

ولكل أمة أجل فإذا جاء أجلهم لا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون

ہر امت کی ایک مدت ہے پس جب وہ وقت آجاتا ہے تو نہ تو ایک لمحہ آگے ہوتا ہے اور نہ پیچھے۔

اس آیت میں لفظ ساعة لمحے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔اس میں ساعة نکرہ آیا ہے اور اسی دنیا کی بات ہے۔

سورۃ التوبہ آیت نمبر 117

لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والأنصار الذين اتبعوه في ساعة العسرة من بعد ما كاد يزيغ قلوب فريق منهم ثم تاب عليهم إنه بهم رءوف رحيم

بے شک خدا نے پیغمبر پر مہربانی کی اور مہاجرین اور انصار پر جو باوجود اس کے کہ ان میں سے بعضوں کے دل جلد پھر جانے کو تھے۔ مشکل کی گھڑی میں پیغمبر کے ساتھ رہے۔ پھر خدا نے ان پر مہربانی فرمائی۔ بے شک وہ ان پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

سورۃ یونس آیت نمبر 45

ويوم يحشرهم كأن لم يلبثوا إلا ساعة من النهار يتعارفون بينهم قد خسر الذين كذبوا بلقاء الله وما كانوا مهتدين

اور جس دن وہ ان کو جمع کرے گا تو وہ خیال کریں گے گویا دن کی ایک ساعت سے زیادہ نہیں رہے۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو شناخت بھی کریں گے۔ جن لوگوں نے خدا کے روبرو حاضر ہونے کو جھٹلایا وہ خسارے میں پڑ گئے اور راہ یاب نہ ہوئے۔

سورۃ یونس آیت نمبر 49

قل لا أملك لنفسي ضرا ولا نفعا إلا ما شاء الله لكل أمة أجل إذا جاء أجلهم فلا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون

کہہ دو کہ میں اپنے نقصان اور فائدے کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ مگر جو خدا چاہے۔ ہر ایک امت کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ جب وہ وقت آجاتا ہے تو ایک ساعت بھی دیر نہیں کر سکتے اور نہ جلدی کر سکتے ہیں۔

سورۃ النحل آیت نمبر 61

ولو يؤاخذ الله الناس بظلمهم ما ترك عليها من دابة ولكن يؤخرهم إلى أجل مسمى فإذا جاء أجلهم لا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون

اور اگر خدا کی قدرت لوگوں کو ان کے ظلم کے سبب پکڑنے لگے تو ایک جاندار کو زمین پر نہ چھوڑے لیکن ان کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیے جاتا ہے۔ جب وہ وقت آجاتا ہے تو ایک ساعت نہ پیچھے رہ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں

سورۃ سباء آیت نمبر 30

قل لكم ميعاد يوم لا تستأخرون عنه ساعة ولا تستقدمون

کہہ دو کہ تم سے ایک دن کا وعدہ ہے جس سے نہ ایک ساعت پیچھے رہو گے اور نہ آگے بڑھو گے

سورۃ الاحقاف آیت نمبر 35

فاصبر كما صبر أولو العزم من الرسل ولا تستعجل لهم كأنهم يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا إلا ساعة من نهار بلاغ فهل يهلك إلا القوم الفاسقون

پس جس طرح عالی ہمت پیغمبر صبر کرتے رہے ہیں اسی طرح تم بھی صبر کرو اور ان کے لئے جلدی نہ کرو۔ جس دن یہ اس چیز کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو خیال کریں گے کہ گویا

رہے ہی نہ تھے مگر دن کی ایک گھڑی۔ یہ پیغام ہے۔ پس وہی ہلاک ہوتے ہیں جو نافرمان ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا آیات سے واضح ہو گیا کہ **الساعة** اہل ایمان اور کفار کا تصادم ہے۔ جس کے بعد اہل ایمان کو غلبہ حاصل ہوتا ہے اور کفار کو اسی دنیا میں جہنم رسید کیا جاتا ہے۔ آیئے سورۃ القمر کا تفصیل سے مطالع کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ وہ کون سا قمر تھا جو شق ہوا تھا اور یہ بھی واضح ہو جائے کہ ہمارے مفسرین نے قرآن کے ساتھ کتنی زیادتی کی ہے۔

سورۃ القمر

سورۃ القمر کا مضمون اہل ایمان کا کفار پر غلبہ ہے۔ جیسا کہ اوپر کی تمام آیات سے واضح ہو گیا ہے کہ الساعۃ کی اصطلاح اس غلبے کے لئے استعمال ہوئی ہے جو اہل ایمان کو کفار پر حاصل ہوتا ہے۔ القمر کی اصطلاح کفار کی قوم اور ان کے نظام کی طرف نشاندہی کرتا ہے۔ سورۃ القمر کی ابتدائی آٹھ آیات میں رسالت ماب کے زمانے کے کفار کا رویہ بیان ہوا ہے اور انکے متعلق پیش آگاہی کی جارہی ہے کہ اب تصادم کا وقت قریب آچکا ہے اور انکی شان و شوکت ختم ہو چکی اور ان کا چاند اب ماند پڑنے والا ہے۔ یہ انداز پہلی آٹھ آیات میں مذکور ہے۔۔۔ ملاحظہ فرمایئے۔۔۔۔

اقتربت الساعة وانشق القمر ۞ وإن يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر ۞ وكذبوا واتبعوا أهواءهم وكل أمر مستقر ۞ ولقد جاءهم من الأنباء ما فيه مزدجر ۞ حكمة بالغة فما تغن النذر ۞ فتول عنهم يوم يدع الداع إلى شيء نكر ۞ خشعا أبصارهم يخرجون من الأجداث كأنهم جراد منتشر ۞ مهطعين إلى الداع يقول الكافرون هـذا يوم عسر ۞

قیامت قریب آپہنچی اور چاند شق ہو گیا(۱) اور اگر کوئی آیت دیکھ یا سمجھ بھی لیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک ہمیشہ کا جھوٹ ہے (۲) اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام کا وقت مقرر ہے (۳) اور ان کو پہلوں کی خبروں سے ایسی خبریں پہنچ چکی ہیں جن میں عبرت ہے (۴) اور کامل دانائی لیکن پیش آگاہ کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوا (۵) تو تم بھی ان کی کچھ پروانہ کرو۔ جس دن بلانے والا ان کو ایک نامانوس چیز کی طرف بلائے گا (۶) تو آنکھیں نیچی کئے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا بکھری ہوئی ٹڈیاں (۷) اس بلانے والے کی طرف دوڑے جاتے ہوں گے۔ کافر کہیں گے یہ دن بڑا سخت ہے (۸)

دیکھ لیجئے کہ قیامت کس کو کہا جا رہا ہے اور شق قمر کیا ہے۔۔۔۔؟ پہلوں کی خبروں سے قیامت اور شق قمر کا کیا تعلق ۔۔۔۔؟ اور کسی بھی دانائی کی بات نے کوئی فائدہ نہ پہنچایا ۔۔۔۔۔! کس لئے کہا جا رہا ہے کہ تم بھی انکی پرواہ نہ کرو۔۔۔۔ اس لئے کہ جس دن انکو کسی نامانوس چیز " الساعة " تصادم کی طرف بلایا جائے گا تو وہ قبروں سے آنکھیں نیچی کئے ہوئے ایسے نکلیں گے جیسے ٹڈی دل نمودار ہوتے ہیں اور کفار کہیں گے کہ یہ دن بڑا سخت ہے۔ یہاں قبروں سے یہ مغالطہ نہ ہو کہ یہ زمینی قبروں کی بات ہو رہی ہے۔ یہ وہی قبریں ہیں جن کو جہالت اور ذلت آمیزی کا مدفن کہا جاتا ہے۔ یہ رسالت مآب کے زمانے کے زندہ گوشت پوست کے انسان تھے جن کو پیش آگاہ کیا جا رہا ہے۔

آگے پانچ اقوام کی تباہی کا بیان ہے۔ سب کی سب " الساعة " کی وجہ سے برباد ہوئیں اور ان سب اقوام کی شان و شوکت کا چاند گہنا گیا۔ اگر قیامت کا وقوع کھربوں سال بعد کی بات ہے تو بطور دلیل اقوام عالم کو پیش کرنے کا کیا فائدہ؟ آگے بیان کردہ پانچ اقوام کا ذکر کیا معنی رکھتا ہے؟

قوم نوح کی تباہی

یعنی قوم نوح کا قمر الساعة کے آنے کے بعد شق ہوا۔

كذبت قبلهم قوم نوح فكذبوا عبدنا وقالوا مجنون وازدجر ۞ فدعا ربه أني مغلوب فانتصر ۞ ففتحنا أبواب السماء بماء منهمر ۞ وفجرنا الأرض عيونا فالتقى الماء على أمر قد قدر ۞ وحملناه على ذات ألواح ودسر ۞ تجري بأعيننا جزاء لمن كان كفر ۞ ولقد تركناها آية فهل من مدكر ۞ فكيف كان عذابي ونذر ۞ ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر ۞

ان سے پہلے نوح کی قوم نے بھی تکذیب کی تھی تو انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور کہا کہ دیوانہ ہے اور اسے ڈانٹا (۹) تو اس نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میں مغلوب ہوا پس میری مدد فرما۔ (۱۰) پس ہم نے آسمان کے دہانے کھول دے ایک زوردار پانی کے ساتھ (۱۱) اور زمین میں چشمے جاری کر دے تو ایک حکم پر جس کا پیمانہ بنا دیا گیا تھا پانی نے مقابلہ کیا (۱۲) اور ہم نے نوح کو ایک کشتی پر جو الواح اور دسرے سے تیار کی گئی تھی سوار کر لیا(۱۳) وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی۔ (یہ سب کچھ) اس شخص کے انتقام کے لئے (کیا گیا) جس کو کافر مانتے نہ تھے(۱۴) اور ہم نے اس کو ایک عبرت بنا چھوڑا تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟(۱۵) سو(دیکھ لو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا؟(۱۶) اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟(۱۷)

آیت نمبر ۱۰ میں آسمان سے پانی کے کھلنے کی بات کی گئی۔ کیا واقعی موسلا دھار بارش ہوئی تھی یا یہ کہ یہ کوئی تشبیہ یا استعارہ ہے۔۔۔؟۔ سورۃ الانفال کی آیت نمبر ۱۱ میں بھی آسمان سے بارش کا ذکر ہے، ملاحظہ فرمایئے،

إذ يغشيكم النعاس أمنة منه وينزل عليكم من السماء ماء ليطهركم به ويذهب عنكم رجز الشيطان وليربط على قلوبكم ويثبت به الأقدام

جب اس نے تم کو کمزوری پر غلبہ دیا امن کی کیفیت کے ساتھ اور تم پر آسمان سے پانی برسا دیا تا کہ تم کو اس کے ذریعے پاک کر دے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کر دے۔ اور تا کہ تم لوگوں کے دلوں کو مربوط کر دے اور اس کے ذریعے تم کو ثابت قدم رکھے۔

دیکھئے اس آیت میں آسمان سے ایک ایسے پانی کا ذکر ہے

۱۔۔ جو انسان کو اسکی کمزوریوں پر غلبہ دیکر امن کی کیفیت عطا کرتا ہے،

۲۔۔ اس کے ذریعے شیطانی نجاست دور کی جاتی ہے،

۳۔۔ آپس میں دلوں کو مربوط کرتا ہے،

۴۔۔ اور انسان کو ثابت قدم رکھتا ہے۔

یہ صفات بارش کے پانی سے کبھی بھی حاصل نہیں ہوتی ہیں۔ یہ خصوصیات تو صرف کسی اعلیٰ تعلیم سے حاصل ہوتی ہیں۔ یاد رکھئے قرآن میں جہاں بھی آسمان سے پانی کا ذکر ہے تو اس مقام پر اس سے "وحی الہی" مراد ہے۔ سیدنا نوح کے قصے میں تو خاص طور پر آسمان سے موسلا دھار بارش سے مراد وحی الہی کا نزول ہے نہ کہ بارش کا پانی۔

آیت نمبر ۱۳ میں ایک لفظ دسر آیا ہے جس کے معنی میخ یعنی کیل کے بھی ہوتے ہیں لیکن اس کے معنی فوج کی مکمل بٹالین کے بھی ہوتے ہیں قاموس الوحید کے مطابق نعمان بن منذر کی جماعت سپاہ کو دوسر کہا جاتا تھا (قاموس الوحید)۔ دوسرا لفظ الواح ہے۔ الواح تو کہتے ہی وحی الہی کو ہیں۔ اللہ نے اس (ذات ألواح ودسر) کو آیت کہا ہے۔ آیت بمعنی حکم الہی نہ کہ کشتی۔

اگر ایک لحظہ کے لئے ہم آیت کو کشتی مان بھی لیں تو وہ کشتی کہاں ہے جو تمام انسانیت کے لئے نشان عبرت بنی۔ بفرض محال یہ بھی مان لیں کہ اس زمانے کے لئے وہ نشان عبرت بنی تھی تو پھر آج اس کا ذکر کرنے کا کیا مقصد۔۔۔؟ جب کہ ہم نہ تو اس کشتی کا اور نہ ہی اس بارش کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ البتہ اس کشتی کا مشاہدہ ضرور کر سکتے ہیں جو وحی الہی کی بنیاد پر قائم کی گئی ہو۔

قوم عاد کی تباہی

یعنی قوم عاد پر الساعۃ کی وجہ سے شق القمر کا بیان

كذبت عاد فكيف كان عذابي ونذر ﴿﴾ إنا أرسلنا عليهم ريحا صرصرا في يوم نحس مستمر ﴿﴾ تنزع الناس كأنهم أعجاز نخل منقعر ﴿٠﴾ فكيف كان عذابي ونذر ﴿﴾ ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر ﴿﴾

عاد نے بھی تکذیب کی تھی سو میرا عذاب اور پیش آگاہی کیسی ہوئی۔ ا(۱۸) ہم نے ان پر سخت منحوس دن میں آندھی چلائی (۱۹) وہ لوگوں کو اکھیڑے ڈالتی تھی گویا اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے

ہیں (۲۰) سو میرا عذاب اور پیش آگاہی کیسی رہی ا(۲۱) اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ (۲۲)

قوم ثمود کی تباہی

جب کہ الساعة نے پکڑا اور انکا قمر شق ہوا۔

كذبت ثمود بالنذر ﴿﴾ فقالوا أبشرا منا واحدا نتبعه إنا إذا لفي ضلال وسعر ﴿﴾ أألقي الذكر عليه من بيننا بل هو كذاب أشر ﴿﴾ سيعلمون غدا من الكذاب الأشر ﴿﴾ إنا مرسلو الناقة فتنة لهم فارتقبهم واصطبر ﴿﴾ ونبئهم أن الماء قسمة بينهم كل شرب محتضر ﴿﴾ فنادوا صاحبهم فتعاطى فعقر ﴿﴾ فكيف كان عذابي ونذر ﴿﴾ إنا أرسلنا عليهم صيحة واحدة فكانوا كهشيم المحتظر ﴿﴾ ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر ﴿﴾

ثمود نے بھی آگاہ کرنے والوں کو جھٹلایا (۲۳) اور کہا کہ بھلا ایک آدمی جو ہم ہی میں سے ہے ہم اس کی پیروی کریں؟ ورنہ تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ گئے (۲۴) کیا ہم سب میں سے اسی پر وحی نازل ہوئی ہے؟۔۔۔ بلکہ یہ جھوٹا خود پسند ہے (۲۵) ان کو کل ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون جھوٹا خود پسند ہے (۲۶) یقیناً ہم ان کی آزمائش کے لئے الناقہ (اونٹنی) بھیجنے والے ہیں تو تم ان کو دیکھتے رہو اور صبر کرو (۲۷) اور ان کو آگاہ کر دو کہ ان کے درمیان (الماء) پانی قسمت ہے۔ ہر پینے والا حاضر کیا گیا ہے۔ (۲۸) تو ان لوگوں نے اپنے رفیق کو بلایا اور اس نے ان کو بانجھ بنانے کی کوشش کی۔ (۲۹) سو میرا عذاب اور پیش آگاہی کیسی رہی۔ (۳۰) ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی تو وہ ایسے ہو گئے جیسے باڑ والے کی سوکھی اور ٹوٹی ہوئی باڑ (۳۱) اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ (۳۲)

آیت نمبر ۱۹ میں " ریحا صرصرا " کا ذکر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔کیا یہ بھی تشبیہ یا استعارہ ہے۔۔۔؟ آیئے دیکھتے ہیں۔

سیدنا ھود اور سیدنا صالح کا ذکر ہمیں کئی مقامات پر ملتا ہے اور ان دو کی اقوام کی تباہی کا ذکر بھی انکے قصے کا اہم جز ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں،

۱۔۔ فأخذتهم الرجفة فأصبحوا في دارهم جاثمين

توان کو زلزلے نے آپکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے (سورۃ الاعراف 78)

۲۔۔ وأخذ الذين ظلموا الصيحة فأصبحوا في ديارهم جاثمين

اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو چنگھاڑ کے عذاب نے آپکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے (سورۃ ھود آیت نمبر 68)

۳۔۔ فأما ثمود فأهلكوا بالطاغية

سو ثمود تو طغیانی سے ہلاک کر دیے گئے (سورۃ الحاقۃ آیت نمبر 5)

۴۔۔فإن أعرضوا فقل أنذرتكم صاعقة مثل صاعقة عاد وثمود

پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو کہہ دو کہ میں تم کو ایسی بجلی کے عذاب سے آگاہ کرتا ہوں جیسے عاد اور ثمود پر بجلی کا عذاب آیا تھا (سورۃ حم السجدہ آیت نمبر 13)

دیکھ لیجئے سورۃ الاعراف میں قوم ثمود کو ایک زلزلے نے پکڑا جبکہ اسی واقعہ کو سورۃ ھود میں بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوا کہ انکو چنگھاڑ نے پکڑا۔ سورۃ الحاقہ میں اسی عذاب کو طغیانی یا سیلاب کہا گیا اور سورۃ حم السجدہ کی آیت نمبر ۱۳ میں اسی عذاب کو بجلی کہا گیا لیکن اسی سورۃ کی آیت نمبر ۱۷ میں اسی عذاب کو ذلت آمیز بھی کہا گیا۔

۵۔۔وأما ثمود فهديناهم فاستحبوا العمى على الهدى فأخذتهم صاعقة العذاب الهون بما كانوا يكسبون

اور جو ثمود تھے ان کو ہم نے سیدھا رستہ دکھا دیا تھا مگر انہوں نے ہدایت کے مقابلے میں اندھا رہنا پسند کیا تو ان کو ان کے اعمال کی سزا میں ذلت آمیز بجلی کے عذاب نے آپکڑا۔ (سورۃ حم السجدہ آیت نمبر 17)

دیکھئے سورۃ حم السجدہ میں کہا جارہا ہے فإن أعرضوا فقل أنذرتكم صاعقة مثل صاعقة عاد وثمود (پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو کہہ دو کہ میں تم کو ایسی بجلی کے عذاب سے آگاہ کرتا ہوں جیسے عاد اور ثمود پر بجلی کا عذاب آیا تھا)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن آیت نمبر ۱۶ میں عاد پر عذاب کو "ریحا صرصرا " (ایسی آندھی جو سب کچھ جلا دے) کہا گیا۔ سرسری انداز سے بھی دیکھا جائے تو بجلی کے عذاب اور ایسی آندھی کا عذاب جو سب کچھ جلا دے میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔! یقیناً یہ سب تمثیلی انداز ہے ورنہ تضاد۔

اصلاً یہ تمام عذاب کی وہ کیفیات ہیں جن سے قوم ثمود کو پالا پڑا تھا۔ انکا مقابلہ جس قوم سے ہوا تھا وہ بجلی کی طرح کوندی تھی، آندھی کی طرح پہنچی تھی، زلزلے کی طرح انکو ہلا ڈالا تھا اور سیلاب کی طغیانی کی طرح انکا سب کچھ بہا لے گئی تھی۔ اور یہی وہ تصادم ہے جس کو قرآن "الساعة " سے تعبیر کرتا ہے اسی کو شق قمر کہا گیا ہے۔

آیئے سورۃ القمر کا مطالعہ جاری رکھتے ہوئے سیدنا لوط کی قوم کے متعلق دیکھتے ہیں کہ اس سورۃ میں ان کے متعلق کیا بیان کیا گیا ہے۔

سیدنا لوط کی قوم کی تباہی

ان کو بھی الساعة نے آدبوچا اور انکا بھی شق قمر ہوا

كذبت قوم لوط بالنذر ۞ إنا أرسلنا عليهم حاصبا إلا آل لوط نجيناهم بسحر ۞ نعمة من عندنا كذلك نجزي من شكر ۞ ولقد أنذرهم بطشتنا فتماروا بالنذر ۞ ولقد راودوه عن ضيفه فطمسنا أعينهم فذوقوا عذابي ونذر ۞ ولقد صبحهم بكرة عذاب مستقر ۞ فذوقوا عذابي ونذر ۞ ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر ۞

لوط کی قوم نے بھی پیش آگاہ کرنے والوں کو جھٹلایا تھا(۳۳) تو ہم نے ان پر، سوائے لوط کے پیچھے چلنے والوں کے، کنکر بھری ہوا چلائی اور ہم نے ان کو سحر سے بچالیا(۳۴) یہ ہمارے پاس سے ایک

نعمت تھی۔ شکر کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (۳۵) اور لوط نے ان کو ہماری پکڑ سے پیش آگاہ بھی کیا تھا مگر انہوں نے پیش آگاہی میں شک کیا۔ (۳۶) اور یقیناً اس کو اپنے ضیوف سے بہکانے کی بھی کوشش کی تو ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں۔ سو میرے عذاب اور پیش آگاہی کا مزہ چکھو (۳۷) اور جلد ہی ان پر اٹل عذاب آ نازل ہوا۔ (۳۸) تو اب میرے عذاب اور پیش آگاہی کا مزہ چکھو (۳۹) اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ (۴۰)

آل فرعون کی تباہی

ان کو بھی الساعة نے پکڑا اور انکے قمر کا بھی وہی حال ہوا

ولقد جاء آل فرعون النذر ﴿﴾ كذبوا بآياتنا كلها فأخذناهم أخذ عزيز مقتدر ﴿﴾

اور قوم فرعون کے پاس بھی پیش آگاہ کرنے والے آئے (۴۱) انہوں نے ہماری تمام آیات کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو مقتدر غلبے کے ساتھ پکڑا۔ (۴۲)

رسالت مآب کی قوم کو تنبیہ

أكفاركم خير من أولئكم أم لكم براءة في الزبر ﴿﴾ أم يقولون نحن جميع منتصر ﴿﴾ سيهزم الجمع ويولون الدبر ﴿﴾ بل الساعة موعدهم والساعة أدهى وأمر ﴿﴾ إن المجرمين في ضلال وسعر ﴿﴾ يوم يسحبون في النار على وجوههم ذوقوا مس سقر ﴿﴾ إنا كل شيء خلقناه بقدر ﴿﴾ وما أمرنا إلا واحدة كلمح بالبصر ﴿٥٠﴾ ولقد أهلكنا أشياعكم فهل من مدكر ﴿﴾ وكل شيء فعلوه في الزبر ﴿﴾ وكل صغير وكبير مستطر ﴿﴾ إن المتقين في جنات ونهر ﴿﴾ في مقعد صدق عند مليك مقتدر ﴿﴾

(اے اہل عرب) کیا تمہارے کافر ان لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لئے کتابوں میں کوئی برءت (معافی نامہ) لکھ دی گئی ہے (۴۳) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت بڑی مضبوط ہے (۴۴)

عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے (۴۵) ان کے وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بہت تلخ ہے (۴۶) بے شک مجرم لوگ گمراہی اور دیوانگی میں مبتلا ہیں (۴۷) جس روز منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے کہ اب آگ کا مزہ چکھو (۴۸) ہم نے ہر چیز ایک پیمانے کے ساتھ پیدا کی ہے (۴۹) اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کی طرح کی بات ہوتی ہے (۵۰) اور یقیناً ہم تمہاری جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ (۵۱) اور جو کچھ انہوں نے صحیفوں کے معاملے میں کیا (۵۲) اور ہر چھوٹی اور بڑی بات لکھ دی گئی ہے (۵۳) جو پرہیز گار ہیں وہ باغوں اور نہروں میں ہوں گے (۵۴) بلند مقامات میں قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں (۵۵)

یہ سورۃ القمر کی اختتامی آیات بالکل واضح کر دیتی ہیں کہ الساعۃ کیا ہے۔ الساعۃ اس قوم کا انجام تھا جس سے کہا گیا کہ کیا تمہارے لوگ ان سابقہ اقوام سے بہتر ہیں یا کہ تم خدا سے اپنے لئے کوئی معافی نامہ لے آئے ہو اور اسی قوم کے لئے کہا گیا۔۔۔

اقتربت الساعة وانشق القمر

اور اسی قوم کے لئے کہا گیا

بل الساعة موعدهم والساعة أدهى وأمر

ان کے وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بہت تلخ ہے

دیگر مقامات

ذیل میں دیگر تمام مقامات جن میں الساعة کا ذکر کیا گیا ہے دیے جا رہے ہیں تا کہ قارئین ان کو دیکھ کر الساعة کے متعلق حتمی فیصلہ خود کر سکیں۔

وکذلك أعثرنا عليهم ليعلموا أن وعد الله حق وأن الساعة لا ريب فيها

اور اسی وجہ سے ہم نے ان کے حال سے خبر دار کر دیا تا کہ وہ جانیں کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت یعنی اہل ایمان اور کفار کا ٹکراؤ جس کا وعدہ کیا جاتا ہے اس میں کچھ شک نہیں میں ﴿الکھف: ۲۱﴾

وما أظن الساعة قائمة ولئن رددت إلى ربي لأجدن خيرا منها منقلبا

اور میں نہیں خیال کرتا کہ قیامت یعنی اہل ایمان کا کفار سے ٹکراؤ بر پا ہو۔ اور اگر میں اپنے پالنہار مملکت خداداد کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو ضرور اس سے اچھی جگہ پاؤں گا ﴿الکھف: ۳۶﴾

الذين يخشون ربهم بالغيب وهم من الساعة مشفقون

متقی لوگ الغیب کے ساتھ اپنے پروردگار کی خشیت میں رہتے ہیں اور قیامت کا بھی خوف رکھتے ہیں ﴿الأنبياء: ۴۹﴾

يا أيها الناس اتقوا ربكم إن زلزلة الساعة شيء عظيم

لوگو! اپنے پروردگار کی خشیت اختیار کرو۔ کہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثہ عظیم ہو گا ﴿الحج: ۱﴾

بل كذبوا بالساعة وأعتدنا لمن كذب بالساعة سعيرا

بلکہ یہ تو قیامت ہی کو جھٹلاتے ہیں اور ہم نے قیامت کے جھٹلانے والوں کے لئے عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ﴿الفرقان: ۱۱﴾

ويوم تقوم الساعة يبلس المجرمون

اور جس دن قیامت برپا ہو گی مجرم لوگ نا امید ہو جائیں گے ﴿الروم: ۱۲﴾

ويوم تقوم الساعة يومئذ يتفرقون

اور جس دن قیامت برپا ہو گی اس روز وہ الگ الگ فرقے ہو جائیں گے ﴿الروم: ۱۴﴾

ویوم تقوم الساعة یقسم المجرمون ما لبثوا غیر ساعة کذلك کانوا یؤفکون

اور جس روز قیامت برپا ہو گی گ مجرم لوگ قسمیں کھائیں گے کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے تھے۔ اسی طرح وہ الٹے جاتے تھے۔ ﴿الروم: ۵۵﴾

إن الله عنده علم الساعة

خدا ہی کو قیامت کا علم ہے ﴿لقمان: ۳۴﴾

وقال الذین کفروا لا تأتینا الساعة

اور کافر کہتے ہیں کہ قیامت ہم پر نہیں آئے گی۔ ﴿سباء: ۳﴾

النار یعرضون علیها غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعة أدخلوا آل فرعون أشد العذاب

آل فرعون صبح وشام آگ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور جس روز قیامت برپا ہو گی حکم ہو گا کہ فرعون والوں کو نہایت سخت عذاب میں داخل کرو ﴿غافر: ۴۶﴾

إلیه یرد علم الساعة

قیامت کے علم کا حوالہ اسی کی طرف دیا جاتا ہے ﴿فصلت: ۴۷﴾

ولئن أذقناه رحمة منا من بعد ضراء مسته لیقولنه ذا لي وما أظن الساعة قائمة

اور اگر تکلیف پہنچنے کے بعد ہم اس کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو میرا حق تھا اور میں نہیں خیال کرتا کہ قیامت برپا ہو گی۔ ﴿فصلت: ۵۰﴾

یستعجل بها الذین لا یؤمنون بها والذین آمنوا مشفقون منها ویعلمون أنها الحق ألا إن الذین یمارون في الساعة لفي ضلال بعید

جو لوگ اہل ایمان نہیں وہ اس کے لئے جلدی کر رہے ہیں۔ اور جو مومن ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔ آگاہ رہو۔۔وہ لوگ جو قیامت میں جھگڑتے ہیں بڑی دور کی گمراہی میں ہیں﴿الشوری: ۱۸﴾

وإنه لعلم للساعة فلا تمترن بها واتبعونه ذا صراط مستقيم

اور یقینا وہ قیامت کی نشانی ہے۔ تو اس میں شک نہ کرو اور میرے پیچھے چلو۔ یہی سیدھا رستہ ہے﴿الزخرف: ۶۱﴾

وتبارك الذي له ملك السماوات والأرض وما بينهما وعنده علم الساعة وإليه ترجعون

اور وہ بہت بابرکت ہے جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کی بادشاہت ہے۔اور اسی کو قیامت کا علم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے﴿الزخرف: ۸۵﴾

ولله ملك السماوات والأرض ويوم تقوم الساعة يومئذ يخسر المبطلون

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے۔ اور جس روز قیامت برپا ہو گی اس روز اہل باطل خسارے میں پڑ جائیں گے﴿الجاثية: ۲۷﴾

وإذا قيل إن وعد الله حق والساعة لا ريب فيها قلتم ما ندري ما الساعة إن نظن إلا ظنا وما نحن بمستيقنين

اور جب کہا جاتا تھا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے۔ ہم اس کو محض ظنی خیال کرتے ہیں اور ہمیں یقین نہیں آتا﴿الجاثية: ۳۲﴾

بل الساعة موعدهم والساعة أدهى وأمر

ان کے وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بہت تلخ ہے﴿القمر: ۴۶﴾

يسألونك عن الساعة أيان مرساها

لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھیں گے کہ اس کا وقوع کب ہو گا؟﴿النازعات: ۴۲﴾